

حسینیہ حضرت غفران مآبؑ میں جناب سید سبط رضی نقوی جاسی گورنر جھارکھنڈ کا خیر مقدم

لکھنؤ ۱۲ جنوری ۲۰۰۵ء: گورنر آف

ہوں:

بعدہ حیدر علی نائب مدیر ماہنامہ ”شعاعِ عمل“ نے ایک ”تحفہ علمی مع ہدیہ تبریک نور ہدایت فاؤنڈیشن کی جانب سے گورنر صاحب کو دیا۔ اس کے بعد مولانا سیف عباس نقوی صاحب نے جاسی و نصیر آباد کی نقویہ نسل کے علم و عظمت کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں مولانا سیف جاسی نے فقیہ العصر علامہ نواب نجم الملک سید نجم الدین سبزواری (صوبیدار سبزواری و فاتح جاسی) کی با علم و عمل اولاد ایجاد کے ہمیشہ مناصب جلیلہ پر فائز ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے علمی، عملی اور عملی تحقیقی کارناموں کو پیش کیا۔ آخر میں خود گورنر صاحب نے اپنے وطن جاسی اور وطن ثانی لکھنؤ کی بلندیوں اور خصوصیتوں کا ذکر خیر کرتے ہوئے اپنی کارگذاریوں کے بیان تک پہنچے اور اسی بیان کے اختتام پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اے خدا کاش ترقی وہی افراد کریں
دین و دنیا کو بیک وقت جو آباد کریں
جب بھی مل جائے زمانے میں کوئی بھی منصب
اپنے مولا کو غلاموں کی طرح یاد کریں
آپ دنیا میں ہیں مشہور دیانت کے لئے
اس دیانت ہی سے ہر شخص کا دل شاد کریں
ایسے افراد میں ہیں سبط رضی صاحب بھی
فخر جن لوگوں پہ خود ان کے ہی اجداد کریں
نہ کسی قوم نہ فرقے کے طرفدار بنیں
جو بھی مظلوم ہو اس شخص کی امداد کریں
یہ وطن ہو چکا آزاد تو اب مل جل کر
ملک کو فرقہ پرستی سے بھی آزاد کریں
اے شکیل اتنی دعا ہے کہ ہمارے بھائی
ہر قدم پیروی سید سجاد کریں

جھارکھنڈ سبط رضی نقوی کی لکھنؤ آمد پر حسینیہ غفران مآب میں افراد خاندان اجتہاد و ارکان مؤسسہ نور ہدایت نے موصوفا کا پرتپاک استقبال کیا۔ گورنر صاحب پہلے تو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور گل پوشی و فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر مستقبلِ جمع کثیر کا شکریہ ادا کرنے کے لئے امام باڑہ میں داخل ہوئے۔ استقبالیہ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک و نعت خوانی سے ابو ذر نقوی نے کیا۔ جلسے کی نظامت کے فرائض جناب فکیل حسن نمسی نے انجام دیئے۔ موصوف ہی نے خاندان اجتہاد کی جانب سے ایک منظوم سپانامہ بھی پڑھا جسے بعد میں گورنر صاحب کی خدمت میں ”پاسدارانِ حسین“ کی جانب سے پیش بھی کیا گیا۔ سپانامے کے چند شعر ملاحظہ

گورنر آف جھارکھنڈ جناب سبط رضی نقوی کا موصوف کے وطن دارالعلوم جاسی میں پر جوش استقبال

اور آخر میں رات ہوتے ہوتے اپنے گھر پہنچے تاکہ اپنے بڑے بھائی جناب نجات علی نقوی صاحب کی دعائیں لیں اور اپنے چہیتے بھتیجے جناب محمد تقی نقوی صاحب کی خصوصی دعوت میں شریک ہوں۔ جناب سبط رضی صاحب اپنے ہم وطنوں کی بے لوث محبت اور قلبی دروچی شادمانی کو دیکھ کر کاش خود بھی یہ فیصلہ لیں کہ ہم بھی ان چاہنے والوں کی شادی و غم کا اپنی زندگی میں ضرور خیال رکھیں گے۔

جاسی میں ہر طرف بینروں پر لکھا ہوا تھا ”وڈیاگری میں آپ کا ہار دکا بھینندن“، ”آپ کو پوتر جنم بھومی میں آپ کا سواگت“، ”دھرم استھان جاسی آپ کا سواگت کرتا ہے“، ”اراکین انجمن ہاشمی چشم براہ ہیں“، ”بلدۃ العلماء جاسی میں ہونہار فرزند کا پر خلوص خیر مقدم“، ”دارالشرع جاسی آپ کو گورنر بننے پر مبارکباد دیتا ہے“ وغیرہ وغیرہ یہ تو پورے جاسی کا حال ہے تو اہالیانِ تنبانہ، سیدانہ پھولے نہ مارے ہوں گے۔ موصوف جاسی پہنچتے ہی اپنے والد ماجد کی قبر پر گل پوشی و فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے

جناب سید سبط رضی جب استقبال وزیر برائے امور داخلہ ہند ہونے کے بعد جاسی میں ہوا تھا اس سے کہیں زائد گورنر آف جھارکھنڈ بننے کے بعد مشہور زمانہ قصبہ جاسی میں خیر مقدی ہنگامے نگاہ و دل کو خنک و شاد کیے بغیر نہیں رہے۔ جس شاہراہ یا جس محلے سے گذرے ہزاروں کا مجمع چشم براہ جگہ جگہ لوگوں کی خوشیوں کی علامت بڑے بڑے استقبالیہ گیٹ اور بینر اپنی زبان خموشی سے شاید یہی کہہ رہے تھے کہ:

”تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہودن پچاس ہزار“

زلزلے اور طوفان کے چھیٹ میں آئے لوگوں کے ساتھ عملی ہمدردی ضروری

جنوبی ایشیا کے ممالک کے ساحلی علاقوں میں زلزلوں اور طوفانوں سے اگنت لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے اور ہزاروں مجروح اور بے گھر ہو گئے۔ انسانیت کے تقاضے اس کے علاوہ کیا ہو سکتے ہیں کہ زبانی ہمدردی کے ساتھ عملی ہمدردی بھی ہو یعنی امکان بھران کے قدمے دورے مدد ہم انسانوں کو ضرور کرنی چاہئے۔